محمد ﷺ
اللہ جل جلالہ
دیوبندی امام کے پیچھے
نماز کا حکم؟
تحریر: مناظر اسلام شیخ القرآن حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب
باہتمام: حافظ محمد جمیل عطاری قادری ہزاروی
ناشر: مکتبہ غوثیہ (ہول سیل)
پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر ۵
فون نمبر: 4926110 - 4910584
موبائل: 0300-2134630

دیوبندی امام کے پیچھے
نماز کا حکم؟

تصنیف : فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ' والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ'

امابعد! بہت سے نمازی سمجھتے ہیں کہ نماز ہر شخص کے پیچھے صحیح و جائز ہے یہ سخت جہالت اور اپنی نماز کو خود برباد کرنا ہے۔ اس طرح سمجھنا احکامِ دین وملت سے لاپرواہی وغفلت ہے۔ ایسوں پر واجب ہے کہ توبہ کریں ورنہ قیامت میں اس کا مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ حضورِ اکرم ﷺ نے (بالخصوص) بدعقیدہ و بدمذہب سے دور رہنے کا حکم فرمایا ہے کہ ایاھم وایاکم لا یضلونکم ولا یفتونکم (بیہقی ودارقطنی) ''ان بدمذہبوں سے بچ کر رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔'' اور ساتھ ہی یہ بھی نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''میری اُمت میں تہتر فرقے ہوں گے جن میں ایک فرقہ حق باقی سب جہنمی۔'' (مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ۵۲)

دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم

دیوبندی فرقہ ہو یا کوئی دیگر گمراہ فرقہ اپنے نظریات (عقائد) تحریرات جو ان کتابوں میں ہیں کی وجہ سے خارج از اسلام ہوجاتے ہیں خواہ وہ خود کو کتنا ہی دین کا ٹھیکیدار بنائیں جیسے حضورِ اکرم ﷺ کے زمانہ میں منافقین کا حال تھا کہ وہ خود کو بہت خوب بنا سجا کر دین کے پکے سچے محب مشہور ہونا چاہتے تھے لیکن اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ان المنافقون لکذبون ''بے شک منافقین جھوٹے ہیں'' اور ان کی سزا بہ نسبت دوسرے کفار کے سخت تر بتائی چنانچہ فرمایا کہ ان المنفقین فی الدرك الاسفل من النارج (پارہ ۵ آیت ۱۴۵ سورۃ نساء) ''بے شک منافقین دوزخ میں سب سے سخت تر نچلے طبقے میں ہوں گے'' یہاں تک کہ ان کی مسجد کو ضرار بتایا۔ (پارہ نمبر ۱۱)

خود رسول اللہ ﷺ نے زندگی مبارکہ کے آخری زمانہ میں انہیں نہایت ذلیل ورسوا کرکے مجلس اور مسجد سے نکلوادیا حالانکہ وہ نمازی تھے، حاجی بھی تھے، مجاہد بھی تھے، زاہد بھی تھے، نماز باجماعت خود امام الانبیاء ﷺ کے پیچھے

پڑھتے بظاہران کی نیکی دیکھ کران کے دین میں شک شبہ نہ تھا لیکن اللہ ورسول نے آخری فیصلہ فرمایا وماھم بمومنین ’’وہ مومن نہیں‘‘ (بلکہ بے ایمان جہنم کے کتے) یہی دلائل ان گمراہ فرقوں کے لئے سمجھئے۔ یہاں فقیر دیوبندی فرقہ کے چند عقائد و مسائل عرض کرتا ہے۔

عقائد ومسائل علمائے دیوبند از کتب معتبرہ

(1) ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ چوری کرسکتا ہے، جھوٹ بول سکتا ہے، ظلم کرسکتا ہے، جو کچھ گھناؤنے گندے کام بندے کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں وہ سب گندے گھناؤنے کام اللہ کے لئے کوئی عیب نہیں۔ نہ ان کاموں کے کرنے کی وجہ سے اس کی ذات میں نقصان آسکتا ہے۔ (ملخصاجھد العقل از مولوی محمود الحسن دیوبندی)

(2) ان کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو اس معنی میں خاتم النبیین سمجھنا کہ حضورِ اکرم ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں۔ سابق مہتمم مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ ’’عوام کے خیال میں تو رسول اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہل علم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳ مطبوعہ دیوبند)

(3) ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے علم سے شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد، براہین قاطعہ صفحہ نمبر ۵۱ پر لکھتے ہیں کہ ’’شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی ہے فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔‘‘ یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے رسول اللہ ﷺ کا علم زیادہ ماننے والا مشرک ہے یعنی شیطان وملک الموت علم میں خدا کے شریک ہیں جب ہی تو رسول اللہ ﷺ کا ان سے زیادہ علم ماننا شرک ہوا۔

(4) ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جو بعض غیبوں کا علم حاصل ہے ان میں حضور ﷺ کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم تو عام لوگوں کو بلکہ ہر بچے ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کو حاصل ہے چنانچہ دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ ’’اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان صفحہ نمبر ۸ مطبوعہ دیوبند)

(5) ان کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں یارسول اللہ ﷺ، یاغوث، یاخواجہ غریب نواز، یاحسین،

یا علی کہتے ہیں یا ان کی منتیں مانتے ہیں یا ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں وہ سب لوگ ابوجہل کے برابر مشرک ہیں چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں ''یہی پکارنا اور منتیں ماننا اور نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان (بت پرستوں) کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۶)

دیوبندیوں کے اس عقیدے کی بناء پر امام، دربار خواجہ نواز و بارگاہ مسعود سالار و مزاراتِ اُولیاء کے خیرات و صدقات و نذر و نیاز اور چڑھاوے وغیرہ شرک ہوئے اس پر راضی رہنے والے اور خیرات و صدقات کے کھانے والے سب مشرک بلکہ ابوجہل کے برابر ہوئے لیکن آج کل خود اُوقاف کے مزارات کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور خوب مزے اُڑا رہے ہیں۔

(6) ان کا عقیدہ ہے کہ محرم میں امام حسین کا ذکرِ شہادت و صحیح روایتوں سے بھی بیان کرنا حرام ہے، ان کی نیاز کا شربت اور ان کی سبیل کا پانی پینا بھی حرام ہے، ان کے کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے لیکن ہولی دیوالی کی پوریاں کچوریاں کھانا جائز ہے۔ چنانچہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ ''محرم میں ذکرِ شہادت علیہ السلام کرانا اگر چہ صحیح ہو۔ سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل و شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب درست نہیں ہے اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔'' اور حاشیہ پر لکھ دیا کہ **''لانہ کفر،** یعنی اس لئے کہ یہ سب کفر ہے۔'' یہی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ ''ہندو تیوہار یا ہولی دیوالی میں اپنے اُستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ دیں ان چیزوں کا کھانا استاد و حاکم یا نوکر کو (مسلمان) درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ نمبر ۱۲۳)

(7) ان کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱، مصنف اسماعیل دہلوی)

(8) ان کا عقیدہ ہے کہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔ (تقویۃ الایمان)

غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر؟ (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۶)

مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ صفحے حصہ سوم میں لکھتے ہیں کہ ''پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ شرک صریح ہے۔''

(9) ان کا عقیدہ ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ کی تعظیم صرف بھائی کی طرح کرنی چاہیے چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی

لکھتے ہیں ''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کی کرنی چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُولیاء، انبیاء، امام زادے، پیرومرشد یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے اور ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں۔'' (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۸)

(10) ان کا عقیدہ ہے کہ اُمت پر پیغمبر کو ایسی سرداری حاصل ہے جیسے چودھری کو اس کی قوم پر چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ ''جیسا کہ ہر قوم کا چودہری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار ہے۔''

(تقویۃ الایمان صفحہ ۵۰)

(11) ان کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال مبارک تعظیم کے ساتھ لانا زنا کاری، رنڈی بازی اور اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدتر ہے اور ان ناپاک کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی مگر رسول اللہ ﷺ کے خیال سے نماز سے بھی باطل ہوگئی اور آدمی بھی مشرک ہو جائے گا چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ " از وسوسۂ زنا خیال مجامعت از زوجہ خود بدتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ وخر خود است وایں تعظیم وجلال غیرکہ درنماز ملحوظ ومقصود می شود بشرک فی۔"

(صراطِ مستقیم صفحہ نمبر ۸۶ از مولوی اسمٰعیل دہلوی)

غیرت مند مسلمان کے لئے یہ گیارہ حوالے ہی کافی ہیں جس پر بے غیرتی اور صلح کلیت کا بھوت سوار ہے اسے

ہزاروں اوراق بے سود

عقائد مذکورہ کے بعد عاشقِ نماز کا فیصلہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہے

آج کل دیوبندی اور بریلوی جھگڑے سے پاکستان کے تقریباً ہر علاقہ میں عوام میں ہیجان وانتشار ہے کہ نامعلوم حق پر کون ہے اس وقت ان دونوں کے متعلق فیصلہ کرنا ہے کہ ان دو گروہوں میں حق کس کے پلے میں ہے اور پھر بتانا ہوگا کس کے پیچھے نماز جائز ہے اور کس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

اس کا فیصلہ مذکورہ بالا عقائد خود ہیں کہ کسی کو مذکورہ عقائد بھلے لگتے ہیں تو بیشک ان کے پیچھے نماز پڑھیں تاکہ کل

قیامت میں دونوں (گروہ اور چیلا) جہنم میں اکٹھے بیٹھیں تو ہم کہہ سکیں کہ "رل بیٹھے ہیں دیوانے دو"
اگر کسی بندہ خدا کو مذکورہ بالا عقائد نا گوار ہیں تو خدارا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنا انجام برباد نہ کریں اور نہ ہی نماز جیسی دولت کو اپنے ہاتھوں ضائع کریں۔

نماز باجماعت

نماز اسلام کا ایک بہت بڑا رکن ہے یہاں تک کہ حدیث شریف میں نماز کے ترک کو اسلام کے گرانے سے تعبیر کیا گیا اور اس کے ترک پر بڑی بڑی وعیدیں نازل ہیں اس لئے اس کی ادائیگی میں ہر طرح کی جدوجہد کی جائے اور پھر اسے باجماعت ادا کرنے میں سونے پر سہاگہ۔لیکن باجماعت نماز کا دارومدار امام پر ہے اگر اس کا منہ مکے مدینے تو مقتدی کو مبارک اگر امام کا منہ گنگے تو اس کا مقتدی دونوں کا بیڑا غرق کیونکہ گندے عقائد سے خود اس کی اپنی نماز اس کے منہ پر ماری جائے گی تو مقتدی بے چارہ کس کھاتہ میں۔اسی لئے جتنی نمازیں امام کے پیچھے پڑھیں قیامت میں ایک ایک کا حساب ہوگا اُس وقت کا پچھتانا کسی کام نہ آئیگا ابھی سے سوچ لیں کہ گندے عقیدے والے کے پیچھے نمازیں برباد ہوئیں تو نقصان کس کا اس سے ان بھلے مانسوں کو سمجھ لینا چاہیے جو کہتے ہیں کہ جماعت سے ترک نماز کے ۲۵، ۲۷ درجے ثواب ضائع ہوتا ہے خدا کے بندے ۲۵، ۲۷ کو روتے ہو جب ان کی نماز ہی نہ ہوئی تو تم ان کے پیچھے پڑھ کر اپنی ایک نماز کیوں ضائع کرتے ہو۔وما علینا البلاغ

امام الانبیاء کے فیصلے

چند روایت صحیحہ عرض کردوں جن میں رسول اللہ ﷺ نے ایسے نیک نمازی اہل توحید کے متعلق فیصلے فرمائے۔

بے ادب امام کو امامت سے ہٹادیا

قال احمد من اصحاب النبی ﷺ ان رجلا ام قوماً فبصق فی القبلة ورسول اللہ ﷺ ینظر فقال رسول اللہ ﷺ حین فرغ لایصلی لکم فاراد بعد ذالک ان یصلی لھم فمنعوہ و اخبروہ بقول رسول اللہ ﷺ فذکر ذالک لرسول اللہ ﷺ قال نعم وحسبت انہ قال انک اذیت اللہ و رسول اللہ ﷺ۔

(رواہ ابوداؤد جلد ا صفحہ نمبر ۷۶)

اصحابِ نبی کریم ﷺ سے احمد ﷺ نے روایت کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رُخ تھوک دیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرا پائے۔اصحاب

مصطفیٰ ﷺ نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے سرورِ عالم، نورِ مجسم ﷺ کے اس فیصلے سے متنبہ کر دیا اس نے رسول اللہ ﷺ سے صورتِ حال عرض کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت (تکلیف) پہنچائی ہے۔

فائدہ

سرکارِ دو عالم ﷺ کے دین کے پرستار عاشق سے اپیل ہے کہ غور فرمائیں کہ صرف کعبہ مکرمہ کی طرف تھوکنے والے امام صحابی کو خود حضورِ اکرم ﷺ نے امامت سے ہٹا دیا بلکہ وہی امام دوبارہ امامت کرانے کی جرأت کرتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اس کی امامت قبول نہیں کرتے۔ بتایئے اس امام کی نماز کس کھاتے میں جائے گی جو کعبہ کے آقا بلکہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا گستاخ ہے اور وہ امام تو کعبہ کی سمت جو مدینہ طیبہ سے تخمیناً تین سو میل دور ہے کو تھوکتا ہے تو امامت کے لائق نہیں یہاں تو کھلے بندوں رسالت مآب ﷺ پر لاعلمی، بے اختیار و دیگر بہت بُرے اُمور کا الزام لگاتا ہے اس کی امامت تم نے کس طرح برداشت کر رکھی ہے کیا بے غیرتی تو سر نہیں ہوگئی بے غیرت بنو یا غیر مند اس سے حضورِ اکرم ﷺ کی عظمت میں کمی یا اضافہ نہ ہوگا البتہ یہ فیصلہ ابھی سے کر لیں کہ ایسے بے ادب گستاخ کے پیچھے تو تیری نماز برباد ہوگئی۔

گستاخِ نبوت کو مسجد نبوی سے نکالا گیا

سیرت ابن ہشام میں عنوان قائم ہے طرد المنافقین لوگ مسجد نبوی میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، مذاق اُڑاتے تھے۔ ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھ کر آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ **فامر بھم رسول اللہ فاخرجوا من المسجد اخراجا** ''رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان منافقین کو سختی سے نکال دیا جائے۔''

صحابہ کرام کا عمل

حضرت ابوایوب خالد بن یزید اُٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا پھر جب حضرت ایوب نے ودیعہ کو پکڑا اور اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے جاتے **(اُف لك منافقاً)** اے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے نکل جا۔ اے منافق! اس طرح حضرت عمارہ بن حزم نے زید بن عمرو

(منافق) کو پکڑ کر زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا وہ گر گیا اس منافق نے کہا افسوس ہے اے دوست تو نے مجھے سخت عذاب (دکھ) دیا۔ حضرت صحابی رضی اللہ عنہ نے اسے جواب میں فرمایا کہ ''خدا تجھے دفع کرے'' خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے سخت تر ہے۔ **فلا تقربن مسجد رسول اللہ ﷺ** کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد مبارک کے قریب نہ آنا۔

سخت مار

بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد (جو کہ بدری صحابی بھی تھے) نے قیس بن عمرو جو کہ منافقین میں سے تھا کو گدی پر مارنا شروع کر دیا حتی کہ مسجد سے نکال باہر کیا اور حضرت عبداللہ بن حارث نے جب سنا کہ حضور ﷺ نے منافقوں کو نکال دینے کا حکم فرمایا ہے حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر صحن پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا وہ منافق کہتا تھا کہ ''اے ابن حارث تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے'' اُنہوں نے جواب دیا کہ ''اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے تو پلید ہے آئندہ مسجد میں نہ آنا۔'' ادھر ایک صحابی نے اپنے بھائی زری بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا کہ ''افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔'' (سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۲۵۸)

درس عبرت

یہ منافقین کلمہ اسلامی پڑھتے، نمازیں ادا کرتے، جہاد پر بھی جاتے تھے لیکن **رحمۃ للعلمین** نے انہیں مسجد سے نکلوا دیا۔ صحابہ کرام نے انہیں مارا پیٹا گھسیٹا اور پلید نجس وغیرہ کہا وہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ تھے یہی ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھنا حرام ہے اور ان کو مسجد سے نکال دینا اور ان کی تبلیغی جماعت کے بستر ے باہر پھینک دینا سنت ہے، بہت بڑا ثواب ہے جو لوگ انہیں نیک آدمی سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ صحابہ کرام سے بڑھ کر اسلام کا عشق کیسے ہو سکتا ہے۔

فیصلے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے

ہم اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہر فیصلہ حق ہے اس لئے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہر صحابی ہدایت کا ستارہ ہے اور خلفائے راشدین کی ہر بات کو سنت کا مرتبہ حاصل ہے اور فاروقِ اعظم کو بالخصوص حضور ﷺ نے لسانِ حق بخشی ہے ان کے فیصلے ملاحظہ ہوں۔

امام نماز کو قتل کردیا

حضرت عمر فاروق ﷺ کے زمانۂ خلافت میں ایک پیش امام ہمیشہ قرأت جہری میں سورۂ **عبس وتولی** کی تلاوت کرتا تھا مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا گیا کہ تم ہمیشہ یہی سورۂ کیوں تلاوت کرتے ہو؟ کہنے لگا کہ "مجھے حظ آتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جھڑکا ہے" اس پر اس کا سر قلم کر دیا گیا۔

امام اسماعیل حنفی حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "حضرت عمر فاروق ﷺ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی سورت (**عبس و تولیٰ**) کی قرأت کرتا ہے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کر دیا۔ چونکہ وہ حضور ﷺ کے مرتبہ عالیہ کی تنقیص کے ارادے سے اس کی قرأت کیا کرتا تھا تاکہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضور ﷺ کی عظمت کم ہو جائے اس لئے نگاہِ فاروقی میں وہ مرتد تھا اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے۔ (روح البیان، سورۂ عبس، پارہ نمبر ۳۰)

فائدہ

کاش کوئی آج سیدنا عمر فاروق ﷺ جیسا غیور بادشاہ یا حاکم وقت دنیا میں پیدا ہوتا کہ ایسے گستاخ بے ادب ائمہ مساجد و مبلغین منہ پھٹ اور بے باک قسم کے خطیبوں پر تعزیرات فاروقی جاری فرمائے ورنہ کاغذی سزائیں تو ہم اپنے لیڈروں سے سن سن کر مایوس ہو چکے ہیں۔

تلوار کا فیصلہ

بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔ یہودی نے کہا چلو سید عالم ﷺ تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے؟ اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو سرپنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف یہودی کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خور ہے اس لئے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو سرپنچ تسلیم نہیں کیا۔ ناچار منافق کو فیصلہ کے لئے سید عالم ﷺ کے حضور میں آنا پڑا حضور ﷺ نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر فاروق ﷺ کے پاس لایا۔ یہودی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ میرا معاملہ سید عالم ﷺ طے فرما چکے ہیں لیکن یہ حضور ﷺ کے فیصلے سے راضی نہیں آپ ﷺ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ فرمایا کہ "ہاں میں ابھی آ کر اس کا فیصلہ کرتا ہوں" یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس کو قتل کر دیا اور فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہی فیصلہ ہے۔

(الباب النقول للسیوطی واسباب النزول للواحدی)

فائدہ

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اس قسم کے فیصلے درجنوں ہیں فقیر نے **الاصابہ فی عقائد الصحابہ** (عقائد عمر رضی اللہ عنہ) میں جمع کر دیئے غیور مسلمان کے لئے صرف ایک واقعہ ہی کافی ہے لیکن جس نے بے غیرتی کی قسم کھا رکھی ہے۔ فقیر اُویسی کی وہ کب سنتا ہے نمازیں اپنی برباد کر رہا ہے اس کا اس سے اپنا نقصان ہے کہ غریب نے نماز پڑھی بھی لیکن عمداً گستاخی اور بے ادب امام کے پیچھے پڑھ کر اپنے پاؤں خود کاٹے۔ اس کی مثال اس بڑھیا کی سی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے چودھویں پارہ میں مذمت فرمائی ہے۔

ولاتکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا۔ (پارہ ۱۴)

ترجمہ: تم اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت پختہ کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حکایت

مکہ مکرمہ میں ریطہ بنت عمرو ایک عورت تھی وہم کے مرض میں مبتلا تھی اس کی عقل میں کچھ کمی تھی اور فتور تھا کہ وہ دوپہر تک محنت کر کے سُوت کاتا کرتی تھی بلکہ باندیوں سے بھی کتواتی تھی پھر دوپہر کے بعد تمام کاتا ہوا سوت توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی تھی اور باندیوں سے بھی تڑواڈالتی اسی طرح روزانہ کا معمول تھا۔ (روح البیان، پارہ نمبر ۱۴)

انتباہ

مضمون وغیرہ کا مورد خاص ہے لیکن بقاعدہ اُصول التفسیر حکم عام ہے اس سے وہ نمازی سوچے کہ نماز کے لئے کتنی محنت و مشقت اُٹھائی لیکن امام کی بدمذہبی کا خیال نہ کر کے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی تو ساری محنت ضائع ہو گئی اور اس نماز کا حساب ذمے رہا جو کل قیامت میں اسی سال کو غوطۂ جہنم نصیب ہوگا اس سستی و غفلت کے سودے کا گھاٹا خود سمجھ لیں مجھے تو اس نماز کے عاشق پر رونا آتا ہے کہ ہزاروں روپے امام و خطیب پر خرچ کرتا ہے لیکن یہ نہیں پوچھتا کہ اس کے عقائد کیسے ہیں لیکن جب مرا تو ایک ایک نماز کا حساب دینا پڑا اُس وقت پچھتائے گا کہ ہائے دولت بھی خرچ کی تو سزا و عذاب بھی سر پر۔

فتاویٰ دیوبند

مولوی حسین احمد صاحب مدنی نے اپنی کتاب الشہاب الثاقب صفحہ نمبر ۵۰ پر بحوالہ لطائف رشیدیہ صفحہ ۲۲ پر درج کیا ہے

(1) جوالفاظ موہم تحقیر سرورِ کائنات ﷺ ہوں اگر چہ کہنے والے نے نیت حقارت کی نہ کی ہو مگران سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

تبصرہ اُویسی

مثلاً دیوبندیوں نے لکھا ہے کہ ''حضور جیسا علم تو پاگلوں ، جانوروں اور بچوں کو بھی حاصل ہے۔'' (حفظ الایمان) یا لکھا ہے کہ ''حضور کا خیال نماز میں آجائے تو بی بی کے جماع اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے۔'' (صراط مستقیم) یا لکھا ہے کہ ''شیطان اور ملک الموت کا علم حضور سے زیادہ ہے۔'' (براہین قاطعہ) یہ تمام حوالے ابتداء رسالہ ہذا میں لکھے جاچکے ہیں بتائیے کہ یہ کل کلمات کفریہ ہیں یا نہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ان کلمات کو کفریہ ہونے کا انکار نہیں کرے گا تو پھر فیصلہ فرمائیے کہ ان کلمات کے لکھنے والوں کی نیت نہ بھی ہو تب بھی اسلام سے خارج ہیں۔

(2) اسی مدنی صاحب نے کتاب کے آخر میں فرمایا کہ بس ان کلمات کفر کے بکنے والے کو منع کرنا چاہیے اگر مقدور ہو اور اگر باز نہ آئے تو قتل کرنا چاہیے کہ موذی گستاخِ شان جناب کبریا تعالیٰ شانہ اور اس کے رسول امین ﷺ کا ہے۔

(3) جناب مولوی محمد انور شاہ صاحب کاشمیری تحریر فرماتے ہیں کہ ''بارگاہ انبیاء میں گستاخی کفر ہے چاہے اس سے قائل کی مراد توہین کی نہ بھی ہو۔''

(4) کُل اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں ناروا الفاظ کہنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (انور شاہ کشمیری مولانا کفار الملحدین فی ضروریات الدین، صفحہ نمبر ۴۳، مطبوعہ دہلی ۱۳۵۰ھ)

(5) صفحہ نمبر ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ ضروریاتِ دین سے انکار کرنے والے انبیاء کی توہین کرنے والے کو کافر نہ کہنا اور احتیاط کرنا خود کفر ہے۔ مسلمان خوب سمجھ لیں کہ اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہ ہی ہے کہ منکر ضروریاتِ دین اور انبیاء کی توہین کرنے والے منافقین کو کافر کہا جائے ورنہ کیا حضور ﷺ کے زمانے کے منافقین سب کچھ فرائض و واجبات ادا نہ کرتے تھے اور کیا وہ اہل قبلہ نہ تھے بس حکم یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو کافر کہا جائے آسمان ٹلے، زمین ٹلے یہ حکم نہیں ٹل سکتا۔

(6) اسی در بھنگی نے اسی کتاب (اشد العذاب) میں لکھا ہے کہ مولانا احمد رضا بریلوی کا علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے کافر لکھنا حق ہے اگر وہ انہیں کافر نہ لکھتے تو خود کافر ہو جاتے۔

خلاصہ بحث

ہمارا دیوبندی فرقہ کا اختلاف انہی گستاخیوں کی وجہ سے ہے نہ صرف ہمارا بلکہ اہل اس وقت کے تمام علماء و مشائخ عرب وعجم نے ان کی ان عبارات سے انہیں خارج از اسلام لکھا ہے اور کہا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے "حسام الحرمین اور الصورم الہندیہ"

فتویٰ غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ

یہ فتویٰ ترجمانِ اہلسنت کراچی میں شائع ہوا جس کا عنوان یوں تھا کہ بدعقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم۔

نوٹ

حضرت غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ کے القاب اور اسم گرامی رسالہ سے ہم نے جوں کے توں نقل کردیئے ہیں البتہ آپ کی تحریر میں عنوان فقیر نے نمایاں کئے ہیں تاکہ قارئین کے ذہن میں مضمون آسانی سے اُتر سکے رسالہ کی عبارت ملاحظہ ہو۔

محترم مولانا احمد سعید کاظمی صاحب

السلام علیکم۔۔۔آپ کا خطبہ استقبالیہ پڑھ کر بے حد متاثر ہوا چند سوالات لکھ رہا ہوں جواب سے مطمئن فرمائیں؟

خلاصہ سوال نمبر۱۔ وہابی نجدی امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو جن لوگوں نے پاکستان میں ایسے لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھیں اور جو لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حج کے موقع پر حرمین طیبین میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز کا کیا حکم ہے؟

خلاصہ سوال نمبر۲۔ محکمہ اوقاف کی تحویل میں جو مساجد ہیں ان میں وہابی، دیوبندی وغیرہ ہر قسم کے امام ہیں ایسے مذہب والے امام کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟ نیز محکمہ اوقاف کا قیام شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

خلاصہ سوال نمبر۳۔ کیا رسول اللہ ﷺ کے نور و بشر ہونے کے بارے میں قبر و قیامت میں سوال کیا جائے گا اور کیا یہ مسئلہ عقائد میں شامل ہے؟

خلاصہ سوال نمبر٤۔ اذان سے پہلے یا اس کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو لازم سمجھنا کیسا ہے؟ اس کے بغیر اذان ناجائز ہوجاتی ہے یا نہیں؟ نیز **الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ** ﷺ اور **اللھم صل علی**

محمد الخ دونوں کا شرعی حکم متعین کیا جائے۔

خلاصہ سوال نمبر ۵۔ ٹی بی کے مریض کو حرکت کرنے سے طبیب روک دے تو وہ نماز کس طرح پڑھے؟

خلاصہ سوال نمبر ۶۔ فتاویٰ عالمگیری کا مدون کون ہے؟ کس سنہ میں اس کی تدوین ہوئی اور اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

(خلاصہ مکتوب مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۷۸ء)

محترم ومکرم جناب سیف اللہ خان صاحب زید مجدہ، ۲۴ نومبر ۱۹۷۸ء

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

محبت نامہ ملا یاد فرمائی کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین کی نعمتوں سے نوازے آمین۔ آپ کے سوالات کا نہایت جامع اور اُصولی طور پر جواب لکھ رہا ہوں آپ جیسے صاحبِ فہم وخرد سے قوی اُمید ہے کہ غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

تمہید جوابات ۱،۲

پہلے اور دوسرے سوال کا جواب سمجھنے کے لئے ایک مختصر تمہید عرض کرتا ہوں کہ اگر اس تمہید کو غور سے پڑھ لیا جائے تو انشاء اللہ نہایت آسانی سے جواب سمجھ میں آجائے گا۔ تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحتِ اقتدا کے بغیر نماز درست نہیں ہوسکتی جس کے لئے مقتدی و امام کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہوجانا ضروری ہے اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحت اقتداء متصور نہیں اس میں شک نہیں کہ یہ رابطہ ظاہری مادی، جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی، روحانی اور اعتقادی ہے جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اُصولی اعتقاد میں موافقت کے بغیر ناممکن ہے۔ شرک توحید کے منافی اور کفر وجاہلیت اسلام وایمان سے قطعاً متضاد ہے اگر مقتدی جانتا ہے کہ میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک شرکِ جلی یا کفر وجاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان موافقت نہ رہی اور اس عدم موافقت کے باعث صحتِ اقتداء کی بنیاد منہدم ہوگئی ایسی صورت میں اس امام کے پیچھے اس کی نماز کا صحیح ہونا کیونکر متصور ہوسکتا ہے؟ اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ مثلاً کسی منکر ختم نبوت کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ مقتدی ختم نبوت کا اعتقاد رکھتا ہے اور امام ختم نبوت کا منکر ہے دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے صحتِ

اقتداء کی بنیاد باقی نہ رہی لہٰذا نماز نہ ہوئی توضیح مدعا کے لئے ہدایہ سے ایک جزئیہ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں کہ اگر امام کی جہت تحری مقتدی کی جہت تحری سے مختلف ہو اور تاریکی یا کسی اور وجہ سے مقتدی کو اس اختلاف کا علم نہ ہو سکے تو اس کی نماز درست ہے اگر مقتدی امام کی جہت تحری کا علم رکھتے ہوئے اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز فاسد ہے۔

صاحبِ ہدایہ نے اس فساد کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ "لانہ اعتقد امامہ علی الخطاء" یعنی فسادِ صلوٰۃ کی دلیل یہ ہے کہ مقتدی نے اپنے امام کے خطا پر ہونے کا اعتقاد کیا اس سے واضح ہوا کہ نماز درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مقتدی امام کے خطا پر ہونے کا معتقد نہ ہو یعنی مطابقت اعتقاد ضروری ہے بشرطیکہ مقتدی امام مقتدی کی خطاء سے باخبر ہو اور اگر وہ امام کی خطا سے لاعلم ہو تو ایسی صورت میں اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ اس مختصر تمہید پر غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ مقتدی جب یہ جانتا ہو کہ امام کے عقیدے میں انبیاء کرام وصالحین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استمداد بلکہ توسل تک شرک ہے اور امام مزاراتِ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ومزاراتِ اُولیائے عظام علیہم الرحمۃ والرضوان کے لئے سفر کرنے بلکہ مزارات کی تعظیم وتکریم کو بھی شرک قرار دیتا ہے اور مقتدی ان تمام اُمور کو توحید اور اسلام کے عین مطابق سمجھتا ہے تو ایسی صورت میں عدم موافقت اعتقاد کی وجہ سے صحتِ اقتداء کی بنیاد مفقود ہے پھر نماز کیونکر درست ہو سکتی ہے؟

مقتدی کی تین قسمیں

رہا یہ امر کہ حج وغیرہ میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟ تو میں عرض کروں گا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کے اُصولی عقائد میں امام کا عقیدہ ہم سے مختلف ہے ان کا حکم تمہید کے ضمن میں واضح ہو گیا ایسے لوگ اپنے علم کے مقتضٰی کے مطابق یقیناً مجتنب رہیں گے۔ دوم وہ مسلمان جو یہ جانتے ہیں کہ امام کے بعض عقائد سے مختلف ہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اختلاف اُصولی عقائد میں ہے اور ہمارے عقائد امام کے نزدیک کفر وشرک معصیت وجاہلیت کا حکم رکھتے ہیں یہ مسلمان محض حرم مکہ وحرم مدینہ اور مسجد حرام ومسجد نبوی کی عظمتوں اور عشق ومحبتِ الٰہی ورسالت پناہی کے جذبات سے متاثر ہو کر اپنی غلط فہمی کی بناء پر اس امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کی اس خطاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پیش نظر یہ اُمید کی جا سکتی ہے رب کریم ان کی نمازوں کو رائیگاں نہیں فرمائے گا۔ سوم وہ مسلمان جنہیں سرے سے امام کے ساتھ اختلاف عقائد ہی نہیں وہ محض سادہ لوح ہیں عشق ومحبت سے سرشار ہو کر حرمِ مکہ اور حرمِ مدینہ میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے بحالت لاعلمی اس امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان کے متعلق

بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عفو وکرم سے ان کی نمازوں کو ضائع نہ ہونے دے گا۔ دوم اور سوم کے مسلمانوں کی خطاء قابلِ عفو ہے۔ طبرانی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے صحیح مرفوع حدیث مروی ہے "دفع عن اُمتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیہ" اُٹھالیا گیا میری اُمت سے خطاء اور نسیان کو اور اس چیز کو جس پر وہ مجبور کیے گئے یعنی ان تینوں حالتوں میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا۔

حکایت

مثنوی شریف میں مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور بکریاں چرانے والا گڈریئے کا واقعہ بطور تمثیل لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بکریاں چرانے والا گڈریا اللہ تعالیٰ کی محبت میں کہہ رہا تھا کہ اے اللہ عزوجل! اگر تو میرے پاس آئے تو تجھے نہلاؤں، تیرے بالوں میں کنگھی کروں، تجھے دودھ پلاؤں، تیرے پاؤں دباؤں۔ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سختی سے ڈانٹا اور ایسی باتوں سے منع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! میرا بندہ میری محبت میں مجھ سے مخاطب ہے آپ نے اس کو کیوں روکا؟ مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

وحی آمد سوئے موسیٰ از خدا ۔۔۔ بندۂ مار چرا کر دی جدا

تو برائے وصل کردن آمدی ۔۔۔ نے برائے فصل کر دن آمدی

فائدہ

میرا مقصد اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے سے صرف یہ ہے کہ سچی محبت اور سچا عاشق اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کا موجب ہوتا ہے اس لئے اگر سچی محبت اور عشق والے مسلمان نے غلط فہمی یا بے خبری میں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی تو رحمتِ خداوندی سے یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ وہ بے نمازی قرار نہیں پائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہیں فرمائے گا۔ مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ وہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں جن کا ذکر سطور بالا میں ہو چکا ہے اور ان کی تین قسمیں بھی بیان کی جاچکی ہیں اور ان تینوں قسموں کا حکم بھی مذکور ہو چکا ہے ان تینوں نمازیوں کی طرح ہیں جن کے پاس نجاست لگا ہوا کپڑا ہے اور اس پر نجاست لگی ہوئی ہے وہ مقدار میں اتنی زیادہ ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے اس کپڑے میں نماز جائز نہیں (تو ایسے بے نمازی کا جو حکم ہے وہی گندے عقیدے والے کو سمجھے)

نماز کی قسمیں

ایک نمازی وہ ہے جس نے جان لیا کہ کپڑے پر نجاست ہے اور یہ بھی جان لیا کہ اتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز نہیں ہوسکتی۔ظاہر ہے کہ وہ اپنے اس علم کی بناء پر ایسے کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اجتناب کرے گا۔

دوسرا نمازی وہ ہے جو اس کپڑے کی نجاست کو جانتا ہے مگر غلط فہمی کی بناء پر نہیں جانتا ہے کہ اس نجاست سے نماز نہیں ہوسکتی اب اگر وہ شخص نماز کی محبت اور کمالِ شوق الی الصلوٰۃ کی بناء پر اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لے تو رحمتِ الٰہیہ سے یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ فرمائے گا اور اس کے شوق ومحبت کی بناء پر اس کی نماز کو ضائع نہ ہونے دے گا۔

تیسرا وہ نمازی ہے جو سرے سے کپڑے کی نجاست کا علم ہی نہیں رکھتا اور کمالِ شوق عبادت اور نماز کی محبت میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے افضل ایزدی اور کرمِ خداوندی سے اس کے بارے میں یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دامن عفو وکرم میں چھپالے گا اور اس کی نماز مردود نہ ہوگی ۔ یہ صحیح ہے کہ جاننے والے ایسے لوگوں کو صحیح بات ضرور بتائیں گے لیکن اس کے باوجود بھی اگر کسی کو صحیح بات نہ پہنچ سکے تو حکم مذکور مجروح نہ ہوگا۔

تبصرہ اویسی

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اختلاف فروعی ہے جیسے حنفی ،شافعی ،مالکی ،حنبلی تو پھر وہ آئمہ ومقتدی ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ لیتے ہیں مثلاً امام حنبلی کے پیچھے شافعی المذہب ایسے ہی شافعی امام کے پیچھے حنفی وغیرہ وغیرہ۔اس کا جواب ظاہر اور صاف ہے کہ وہ واقعی فروعی اختلاف تھا اور ہے لیکن بریلوی سنی کا دیوبندی فرقہ ودیگر بدمذہب مرزائی ،شیعہ سے اُصولی اختلاف ہے بالخصوص فرقہ دیوبندی سے فروعی اختلاف سمجھنا رسول اللہ ﷺ اور اُولیائے کرام کی شان اور عزت واحترام نہ ماننے کے مترادف ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ ان صاحبان کی تحریروں اور تقریروں میں عظمتِ مصطفیٰ اور محبتِ اُولیاء کا درس ملتا ہے یا تحقیر وتوہین ٹپکتی ہے اگر توہین وتحقیر کے متعلق شک ہے تو چند عباراتِ رسالہ کے اول سے پڑھ لیں یا فقیر کی کتاب ''دیوبندی بریلوی فرق'' ایک بار دیکھ لیں تفصیل مزید دیوبندی مذہب پڑھیں پھر فیصلہ فرمائیں کہ یہ لوگ بے ادب ہیں یا باادب پھر اگر سمجھ میں آجائے کہ یہ فرقہ بے ادب ہے اور یقیناً بے ادب اور گستاخ ہے تو پھر یقین کیجئے کہ

بے ادب محروم ماند از فضل رب

اور جو فضلِ ربانی سے محروم ہے وہ تمہاری نماز کا امام بن کر تمہیں کہاں لے جائے گا خود فیصلہ کرلو۔

سوال:۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "**صلوا خلف کل بر و فاجر**" یعنی ہر نیک اور ہر (فاسق و فاجر) کے پیچھے نماز پڑھو۔

جواب:۔ یہ حدیث شریف سند کے اعتبار سے اس پایہ کی نہیں کہ جس سے استدلال کیا جا سکے اگر مان لیا جائے تو جائز ہے لیکن واجب الاعادہ ہے جیسے داڑھی منڈانے یا قبضہ سے کم کرانے والے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی تو نماز جائز تو ہے لیکن اس کا لوٹانا واجب ہے لیکن خارج از اسلام اور منافق (عقائد کے اعتبار سے) کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں جس کے دلائل سابق اوراق میں گزرے۔ خلاصہ یہ ہے کہ فاجر و فاسق اور ہے اور خارج و منافق اور ہمارے نزدیک یہ لوگ فاجر و فاسق نہیں بلکہ ان کے عقائد و طریقے حضورِ اکرم ﷺ کے زمانہ کے منافقین سے ملتے جلتے ہیں فلہٰذا حدیثِ حق لیکن اس سے استدلال غلط ہے مزید تفصیل فقیر کی تصانیف ذیل میں مطالعہ فرمائیں۔

(۱) وہابی دیوبندی کی نشانی (۲) دیوبندی وہابی ہیں (۳) تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ

(۴) دیوبندیوں کی سرپرستی (۵) تبلیغی جماعت کے کارنامے (۶) دیوبندی بریلوی فرق

(۷) وہابی دیوبندی بدعتی ہیں (۸) ابلیس تا دیوبند (۹) یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھا

(۱۰) دیوبندی وہابی کا پوسٹ مارٹم

اے امت حبیب خدا ﷺ

ہم سب کو مسلم ہے کہ رسول کریم ﷺ سے محبت نہ رکھنے والے منافق و مرتد ہیں یہی وہ بدبخت ازلی ہیں جو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دھکیلے جائیں گے کاش! مسلمان حضور پرنور ﷺ کی عظمت و رفعت شان کو جان سکیں جس کے متعلق خود خالقِ کائنات قرآن کریم میں ارشاد فرما رہا ہے کہ "**ورفعنالك ذكرك**" کا اعلان فرما چکا ہے۔ افسوس ہے کہ اس امر کا یقین کرنے کے باوجود بے غیرتی سوار ہے۔ آج کے اس پرفتن دور میں بے ادبوں اور گستاخوں کا دور دورہ ہے ہر جگہ دریدہ ذہنوں بے لگاموں اور فتنہ انگیزیوں خرمستوں کا شور و شغب ہے صرف یہ ہی نہیں بلکہ نجدیوں کی ناپاک ذریت سرزمین پاک پر وبائی صورت اختیار کرتی چلی جارہی ہے۔ اس لئے تحفظ ناموسِ رسالت کے پیش نظر ہر مسلمان کلمہ گو کا فرض ہے کہ وہ ان کی ٹیڑھی چال کو سمجھیں ورنہ قیامت میں ان کے ساتھ تمہارا بھی محاسبہ ہوگا تو پھر پچھتاؤ گے۔ ہمارا فرض تھا کہ ہم اس سے سبکدوش ہوگئے اب آپ اپنا منصب خود سنبھالا کریں۔

وما علينا البلاغ

رسالہ نمبر۔۲ بریلویوں کے پیچھے نماز کا حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

ہم اہلسنت عقیدہ دیوبندی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں حق بجانب ہیں لیکن دیوبندی محض ضد سے اہلسنت کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ورنہ ان کے اکابر اسماعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی کا عمل اور قول اور فتاویٰ سے ثابت ہے کہ ان کی ہمارے پیچھے نماز ہوجاتی ہے۔ یہ کہنا کہ بریلوی مشرک ہیں اس لئے ان کے پیچھے نماز ناجائز ہے غلط ہے لیکن ضرورت پڑ جائے تو پڑھ لیتے ہیں گویا موم کی ناک ہے جہاں چاہو لگالو انہیں کون کہے کہ جب بریلوی مشرک ہیں تو پھر ان کے پیچھے نماز جائز کیوں بلکہ بوقت ضرورت اہلِ حق کہتے تھکتے نہیں ہو، وہ کیوں؟

اصل مسئلہ

بریلوی کوئی مذہب نہیں بلکہ وہی قدیمی مذہب سنی حنفی ہے آج کے دور میں بریلوی کے نام سے مشہور کردیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو اہلسنت سے نفرت ہو کہ یہ کوئی نیا مذہب ہے۔ "خدا شرے برانگیز دکہ خیر مادراں باشد" اللہ کوئی ایسی بہتر تدبیر بتاتا ہے کہ اس میں ہماری خیر ہوتی ہے۔ ان لوگوں نے اس لفظ کو بُرائی کے لئے مشہور کیا لیکن یہ لفظ امام اہلسنت شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی کرامت بن گیا کہ اب سنی مسلمان اس لقب کو اپنے لئے سن کر مسرت محسوس کرتا ہے۔

مخالفین کا اعتراض

امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کو خود علمائے دیوبند مانتے ہیں کہ وہ زبردست فقیہہ، عالمِ دین اور عاشقِ رسول ﷺ تھے نمونہ ملاحظہ ہو۔ (مزید حوالے فقیر کی کتاب امام احمد رضا اپنوں اور غیروں کی نگاہ میں دیکھئے)

دیوبندی رسالہ ماہانہ معارف اعظم گڑھ

میں ہے کہ "مولانا شاہ احمد رضا خان مرحوم اپنے وقت کے زبردست مصنف اور فقیہہ تھے۔

ھالیجوی دیوبندی

ایک بہت بڑے دیوبندی حماد اللہ ہالیجوی کہتے ہیں کہ ان کی بُرائی میری مجلس میں ہرگز نہ کرو وہ حب رسول ہی کی وجہ

سے ہمارے متعلق غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ (ہفت روزہ خدام الدین، ۱۱مئی ۱۹۶۲ء)

سچا عاشق رسول ﷺ

مخالفین نے محض رعایت کے طور پر نہیں بلکہ مبنی بر حقیقت امر کا اعتراف کیا لیکن اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے دیوبندیوں کی کوئی رعایت نہ کی چنانچہ صدر الافاضل مراد آبادی نے عرض کی حضور نرمی کے ساتھ وہابیوں، دیوبندیوں کارد فرمائیں تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ مولانا کی گفتگو سن کر آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا کہ "مولانا تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور میرے آقا و مولیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور میں اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سر قلم کرتا لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم کے ذریعے شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لئے کرتا ہوں تاکہ حضور ﷺ کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید ردد یکھ کر مجھ پر غصہ آئے پھر جل بھن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا و مولیٰ کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میرے آباؤ اجداد کی عزت و آبرو حضور ﷺ کی عظمت جلیل کے لئے سپرد ہو جائے۔ (سوانح امام احمد رضا بریلوی)

عشق رسول ﷺ

صرف عشقِ رسول ﷺ کی بات نہیں علم اور فقاہت اور تحقیق کا بھی ان کے دلوں پر گہرا اثر تھا۔ لا نسلم (ہم نہیں جانتے) کا مرض لاعلاج ہے مولوی غلام علی معاون مودودی نے برملا لکھ دیا کہ "مولانا احمد رضا خان صاحب کے بارے میں ہم لوگ اب تک سخت غلط فہمی میں رہے ان کی بعض تصانیف کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں ان کے ہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق رسول ﷺ تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔"

(ہفت روزہ شہاب، ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء)

بفضلہٖ تعالیٰ اسی طرح تمام دیوبندیوں کے اکابر و اصاغر بلکہ علمائے عرب و عجم اپنوں اور بے گانوں نے مانا۔

نماز کا مسئلہ

فضلائے دیوبند کو اقرار ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کا فتویٰ مبنی بر صدق ہے اور حق ہے لیکن تسلیم کے باوجود توبہ کی توفیق نہ ہوئی اس کے باوجود بانگ دہل کہتے رہے بلکہ تصانیف میں لکھتے گئے کہ امام احمد رضا اور ان کے متبعین کے پیچھے نماز جائز ہے چند فتویٰ و اقوال ملاحظہ ہوں۔

اشرف علی تھانوی

ہفت روزہ چٹان کا ایڈیٹر مولوی اشرف علی تھانوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''مولانا احمد رضا خان بریلوی زندگی بھر انہیں کافر کہتے رہے لیکن مولانا تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشقِ رسول کی بناء پر کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا۔ (چٹان ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء)

مولوی محمد حسن اس واقعہ کے راوی ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ بارہا مجھے حضرت تھانوی نے فرمایا کہ اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔

(چٹان لاہور، ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء، نوائے وقت، ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء)

انتباہ

مولوی اشرف علی تھانوی فرقہ دیوبند کے نہ صرف حکیم صاحب ہیں بلکہ متفق علیہ مجدد ہیں جیسے مجدد الف ثانی امام ربانی احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ۔ اب فرقہ دیوبند کے لوگ بجائے لڑائی جھگڑے کے سوچیں کہ جب ان کا مجدد اور حکیم صاحب امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز کہہ رہا ہے تو پھر یہ چھوٹے چھوٹے ملا اس کے برعکس بولیں تو ان کا علاج جوتا۔

خبر متواتر

تھانوی صاحب کا مذکورہ ملفوظ خبر واحد نہیں بلکہ متواتر ہے دیوبند کے بڑے بڑے ستون اس کے راوی ہیں۔

(۱) مذکورہ بالا حوالہ کا راوی شورش کاشمیری ہے جسے دیوبند اپنے مسلک کا نڈر اور بے باک وکیل کہتے ہیں۔

(۲) کوثر نیازی جسے اپنی دیوبندیت پر فخر ہے ناز ہے وزارت کے قلمدان پر ہاتھ پھیرنے کے باوجود فرقہ دیوبندی سے نیازمندی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جنگ کراچی میں ایک طویل مضمون لکھا کہ۔۔۔۔۔

''میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے کبھی کبھی ذکر آ جاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحب (یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) ''مولانا احمد رضا خان بریلوی کی بخشش تو انہیں کے فتوؤں کے سبب سے ہو جائے گی''۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ''احمد رضا خان! تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا۔ تم نے کیا سمجھا کہ اُنہوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر کفر کا فتویٰ بھی لگا دیا جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔''

کم وبیش اسی انداز کا ایک اور واقعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیو بندی سے میں نے سنا ہے

(۳) حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آ کر اطلاع کی ۔مولانا نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے جب وہ دعا کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا کہ وہ تو آپ کو عمر بھر کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے ہیں؟ فرمایا (یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ ہم نے توہین رسول کی ہے اگر وہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے۔

(۴) یہی مضمون مرتضیٰ بھنگی دیو بندی خلیفہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اشد العذاب میں لکھا ہے۔

فتویٰ...اشرف علی تھانوی

شاہ اشرف علی تھانوی کا قول ہے کہ ''کسی بریلوی کو کافر نہ کہو'' اور نہ آپ نے کسی بریلوی کو کافر کہا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت تھانوی ایک بڑے جلسے سے خطاب کر رہے تھے کہ خبر ملی مولوی احمد رضا خان بریلوی انتقال کر گئے ہیں آپ نے تقریر کو ختم کر دیا اور اُسی وقت خود اور اہل جلسہ نے آپ کے ساتھ مولوی احمد رضا کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ (چٹان لاہور، ۱۵ دسمبر ۱۹۶۲ء)

ایک سلسلہ میں (مولوی اشرف علی تھانوی نے) فرمایا کہ دیو بند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیو بندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے، میں نے کہا وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو۔ (الافاضات الیومیہ جلد پنجم ملفوظ صفحہ نمبر ۳۵۵، ۲۲۰)

حضرت تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ ''اگر مجھ کو مولوی احمد رضا بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں ضرور پڑھتا۔ (چٹان لاہور، ۱۲ جنوری ۱۹۶۲ء)

مولوی انور کاشمیری محدث مدرسہ دیوبند

میں بطور وکیل تمام جماعت دیو بند کی جانب سے گزارش کرتا ہوں کہ ''حضرات دیو بند بریلوی حضرات کی تکفیر نہیں کرتے۔'' (کتاب حیات انور، صفحہ ۳۳۳، نوائے وقت ۸ جنوری ۱۹۷۶ء)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی

ہم ان بدعتیوں (بریلویوں) کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے۔ (المہند، صفحہ نمبر ۱۰)

مفتی محمد شفیع دیوبندی

''مولوی احمد رضا خان بریلوی اور مولوی حشمت علی خان کو کافر نہ کہا جائے۔''

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند از مفتی محمد شفیع)

مفتی محمود

لائق صد احترام (دیوبندی) اساتذہ میں سے کسی نے بھی تو دورانِ اسباق بریلوی مکتب فکر سے نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ ''میرے اکابرین نے اس (بریلوی) فرقہ پر کوئی فتویٰ فسق کے علاوہ (کفر و شرک) کا نہیں دیا میرا بھی یہی خیال ہے۔'' (سیف حقانی صفحہ نمبر ۷۹)

دیوبندیوں کا تازہ فتویٰ

روزنامہ جنگ کے جمعہ میگزین میں ''دینی مسائل'' کے عنوان کے تحت دیوبندی مکتب کے جامعہ اشرفیہ کے مفتی عبدالرحمٰن دیوبندی عوام کے مسائل کے جوابات اور فتویٰ لکھتے ہیں کہ ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے مسلک کی تائید اور پیروی میں اہل فہم علم وانصاف کے لئے مفتی دیوبندی کے بعض جوابات وفتویٰ قابل توجہ ہیں۔''

بریلوی امام

تمام اہلسنت و جماعت خواہ دیوبندی ہو خواہ بریلوی ہو قرآن وسنت کے علاوہ فقہ حنفی میں بھی شریک ہیں ان کے درمیان اُصولی طور پر ایک اختلاف نہیں لہٰذا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جائے گی اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت سے نماز پڑھنا افضل ہے لہٰذا دیوبندی، بریلوی کے پیچھے نماز پڑھ لے کیونکہ دونوں حنفی ہیں۔

(جنگ میگزین، ۲۸ اپریل تا ۴ مئی ۱۹۹۰ء)

مفتی دیوبندی کے فتویٰ سے الحمد للہ بریلوی حضرات صحیح سنی و حنفی ہیں ان کے پیچھے بلا کراہت وقباحت نماز جائز ہے بلکہ الحمد للہ افضل ہے اور جو دیوبندی بریلوی حضرات کو مشرک اور ان کے پیچھے نماز ناجائز قرار دیتے ہیں وہ مفتی عبدالرحمٰن کے فتویٰ سے جھوٹے ہیں اور ناحق مشرک وغیرہ کا غلط تاثر دیتے ہیں۔

مزید عبارات واقوال وفتاویٰ ہم نے کتاب ''ابلیس تا دیوبند'' اور ''دیوبند شتر مرغ'' میں لکھے ہیں۔

فتوی دیوبند

الجواب۔۔۔ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے متعلقین (سائل نے پوچھا تھا کہ وہ خود یارسول اللہ ﷺ اور یا علی مشکل کشا کے نعرے لگاتا ہے اور حضور ﷺ اور دیگر انبیاء کو غیب کا علم جاننے والا کہتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور ﷺ کو عطا فرمادیں وغیرہ ایسے عقائد والوں) کو کافر کہنا صحیح نہیں بلکہ ان کے کلام میں تاویل ہوسکتی ہے اور تکفیر مسلم میں فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت احتیاط فرمائی ہے اور یہ لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ ضعیف اسلام کی ہو تو مفتی کو اس ضعیف وجہ کی بناء پر فتویٰ دینا چاہیے یعنی اس کو مسلمان کہنا چاہیے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مطبوعہ کراچی ۵۴ جلد ۲)

تبصرہ اویسی

الحمدللہ ہم اہلسنت پکے مسلمان ہیں اس کا اعتراف نہ صرف اکابر دیوبند کو ہے بلکہ وہ ہمارے اکابر کے پیچھے نماز پڑھتے آئے اور اس کے جائز ہونے کے فتاویٰ جاری کرتے ہوئے آئے یہ آج کون ہوتے ہیں ناجائز کہنے والے۔

انکشاف

ان کی عادت ہے کہ جہاں سے ریال ڈالر مل جائیں اسی طرف ہوجاتے ہیں تجربہ کرلیں صدیاں گزریں شیعہ (نسبتی) کو ہم اہلسنت نے کفر کا فتویٰ جاری کیا لیکن یہ خاموش رہے اب ریال نے انہیں بلوایا اب دیکھو شور برپا ہے انجمن سپاہ صحابہ برملا اعلانیہ نعرہ ”کافر کافر شیعہ کافر“ وہ بلاتفریق سب شیعوں کو کافر کہتے ہیں مگر مفتیان دیوبند کے فتوے اس نعرہ کے بالکل برعکس ہیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند عزیز الفتاویٰ صفحہ نمبر ۱۳۳ جلد ۱ روافض جو سب شیخین (صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے بعض فقہا نے ان کی تکفیر کی ہے اور عقائد بھی مختلف ہیں اگر کسی گروہ کا عقیدہ کفر کی نوبت تک نہ پہنچا ہو اس سے نکاح درست ہے اور اگر حضرت علی کو فضیلت دیتا ہے یا سبّ صحابہ کرتا ہے تو وہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہے نکاح درست ہے۔

(۲) فتاویٰ دیوبند صفحہ نمبر ۱۴۰ جلد ۱ میں ہے کہ محققین حنفیہ شیعہ تبرا گو اور منکر خلافت خلفائے ثلاثہ کو کافر نہیں کہتے اگرچہ بعض علماء نے ان کی تکفیر کی ہے مگر صحیح قول محققین کا ہے کہ سب شیخین اور انکار خلافتِ خلفاء کفر نہیں ہے۔

(۳) فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ کراچی مطبع سعیدی صفحہ نمبر ۴۰ روافض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ

(روافض) شیخین (صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اور خوارج حضرت علی ﷜ کو کافر کہتے ہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۱۳۱ صحابہ کرام میں سے کسی صحابی کو کافر کہنے والا اپنے اس کفر کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ مخلصاً دیوبندیوں کی تمام کتابوں میں بھی ایسا ہی ہے اب وضاحت طلب بات یہ ہے کہ اگر سپاہ صحابہ والوں کا نعرہ صحیح ہے تو کافروں کو مسلمان کہنے والے یا ان کے کفر میں اختلاف کرنے والے دیوبندی مفتی کس کھاتے میں جائیں گے؟ اگر دیوبند کے مفتی سچے ہیں تو مسلمان بریلوی کو کافر کہنے والے کس گڑھے میں گریں گے، جہنم میں۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ